

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الجواب المفيد في حكم التصوير
المعروف به

اسلام میں
ذی روح کی تصویر کشی
مطلق حرام ہے

فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز

مترجم
ابو عبد الرحمن محمد وصی الدین عمری
الدار القسیمیة بیروتی

کتاب کا نام :- الجواب المفید فی حکم التصویر کا اردو ترجمہ

تحریر :- فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ باز

ریاض ، سعودی عرب

ترجمہ :- ابو عبد الرحمن محمد وصی الدین عمری

مقدمہ :- جناب محمد خالد محمد یوسف ٹیل

تعداد :- ۳۰۰۰۰ تین ہزار

سنہ اشاعت :- ۱۴۱۱ھ ۱۴۳۲ھ

ناشر :- دار الکتاب والسنتہ

۹۹۸، پان منڈی، صدر بازار، دہلی ۱۱۰۰۰۶

فون :- ۲۳۶۲۲۹۱۳-۱۱

ملنے کا پتہ :- مدرسہ محمدیہ مسجد

۴۹، اے، میمن واڑہ روڈ، ممبئی ۴۰۰۰۰۳

فون :- ۲۳۲۵۵۲۷۶/۲۳۲۵۵۱۹۹-۲۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمہ

محمد خالد بیٹیل

زیر نظر کتابچہ ”اسلام میں ذی رُوح کی تصویر مطلق حرام ہے“ فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، صدر ادارۃ البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوة والارشاد، حکومت سعودی عرب کے ایک فتویٰ ”الجواب المفید فی حکم التصوير“ کا ترجمہ ہے جو انہوں نے ایک استفاء کے جواب میں تحریر فرمایا تھا۔ اور جسے حکومت سعودی عرب نے ریاض سے ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء میں چوتھی بار شائع کیا ہے۔ اس کا ترجمہ مولانا محمد وصی الدین عمری صاحب، امام و خطیب مسجد الدار الیقینہ نے کیا ہے۔ شیخ محترم نے اس فتویٰ میں جانداروں کی تصویروں اور ان کے مجسموں کی حرمت کو متعدد احادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ سے ثابت کر کے ان کی عمومی حرمت کو واضح کیا ہے لیکن حیرت ہے کہ اس کے باوجود عربی اخبارات و رسائل میں جانداروں کی تصویریں عموماً شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اس کی وجہ

یہ ہے کہ عرب علماء ہاتھ سے بنی ہوئی تصویروں کو حرام اور کیمہ سے لی گئی تصویر کو جائز قرار دیتے ہیں جیسے کہ مشہور عرب عالم الشیخ عبدالرحمن عبدالخالق کے مضمون "اسلام اور فوٹو گرافی" (محدث "بنارس" اکتوبر ۱۹۰۷ء) سے پتہ چلتا ہے۔ موصوف کے اس مضمون کا رد ہم اپنے مقالہ "مسئلہ تصویر" ("محدث" بنارس، جولائی ۱۹۰۷ء) میں کر چکے ہیں۔

یہ لوگ کیمہ کی تصویر کو عکسی اور ہاتھ سے بنی ہوئی تصویر کو غیر عکسی کہتے ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان کے ایک طبقہ علماء کا بھی یہی خیال ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ کوئی مصور اپنے ہاتھ سے تصویر اس وقت تک نہیں بنا سکتا جب تک اس شخص کا عکس جس کی تصویر وہ بنانا چاہتا ہے اس کی آنکھوں میں نہ آجائے۔ اس لحاظ سے ہاتھ سے بنی ہوئی تصویر بھی عکسی ہوتی ہے۔ یہ الفاظ دیگر کوئی اندھا آدمی کسی جاندار کی تصویر نہیں بنا سکتا۔

مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر "تفہیم القرآن" جلد چہارم کے صفحات ۸۰ تا ۱۸۹ میں سورۃ سبا کے لفظ و تائیل کی تفسیر کرتے ہوئے جانداروں کی تصاویر اور ان کے مجسموں کے حرام

ہونے کی بہت تفصیل سے صراحت کی ہے۔ انہوں نے بہت ساری حدیثیں درج کرنے کے بعد لکھا ہے ”بعض لوگ فوٹو اور ہاتھ سے بنی ہوئی تصویر میں فرق کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ شریعت یحائے خود تصویر کو حرام کرتی ہے نہ کہ تصویر سازی کے کسی خاص طریقے کو۔ فوٹو اور دستی تصویر میں تصویر ہونے کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے۔ ان کے درمیان جو کچھ بھی فرق وہ طریق تصویر سازی کے لحاظ سے ہے اور اس لحاظ سے شریعت نے احکام میں کوئی فرق نہیں کیا ہے۔“ سنیمیا، ویڈیو اور ٹیلی ویژن ان تینوں چیزوں کی بنیاد یہی ”تصویر“ ہے۔ اور ان تینوں ذرائع سے آج معاشرہ میں جو خرابیاں اور بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ اس سے ہر ایک واقف ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس کتابچہ کو سوچ سمجھ کر پڑھنے اور اس پر پوری طرح عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔
 جمعہ ۲۶ صفر المظفر ۱۴۱۵ھ
 امین

مطابق ۵ اگست ۱۹۹۴ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسکالرہیں ذی روح کی تصویر کشی مطلق حرام ہے

سوال :- تصویر کے بارے میں جو عام رواج پائیگی ہے اور لوگ اس میں منہمک ہو چکے ہیں، آپ کی کیا رائے ہے؟ تسلی بخش جواب دیں کہ کونسی تصویر حرام ہے اور کونسی جائز؟ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

جواب :- الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ امامیہ کتب صحاح و مسانید و سنن میں ایسی بہت سی حدیثیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں جو ہر جاندار کی تصویر کو حرام قرار دیتی ہیں خواہ آدمی کی تصویر ہو یا دیگر کسی جاندار کی۔ اسی طرح تصویر دار پر دوں کو بھاڑنے، تصویروں کے مٹانے، مصوروں پر لعنت کرنے اور قیامت میں ان کے سخت ترین عذاب میں مبتلا ہونے کے متعلق حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ میں ان تمام صحیح حدیثوں کو بیان کروں گا۔ علماء کے بعض اقوال بھی ذکر کروں گا اور اس سلسلہ میں جو رائے درست ہے اسکی بھی وضاحت کروں گا۔ انشاء اللہ۔

حُرْمَتِ تصویر والی حدیثیں

① صحیحین (بخاری و مسلم) میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”اس شخص سے بڑھکر نہ کون ہوگا جو میسرے پیدا کردہ چیزوں کی طرح پیدا کرے۔ بھلا وہ ایک چیونٹی، ایک دانہ یا ایک جو تو پیدا کریں!

(الفاظ مسلم شریف کے ہیں)

② صحیحین ہی میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قیامت کے دن تصویریں بگا والوں کو تمام لوگوں سے زیادہ عذاب دیا جائے گا۔“

③ صحیحین میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو لوگ تصویریں بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔ اُن سے کہا جائیگا جنہیں تم نے پیدا کیا ہے

ان میں جان ڈالو (الفاظ بخاری کے ہیں)

④ صحیح بخاری میں ابو جحیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوں کی قیمت، کتے کی قیمت اور زانیہ کی کمائی سے منع فرمایا ہے

اور سود کھانے والے اور کھلانے والے پر، گودنے والی اور گودانے والی پر اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

⑤ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دنیا میں جو بھی کوئی تصویر بنائے گا اُسے اس بات پر مجبور کیا جائیگا کہ اس میں روح پھونکے اور وہ روح نہیں پھونک سکے گا (متفق علیہ)

⑥ امام مسلم نے سلیمان بن ابی الحسن سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی ابن عباسؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں تصویریں بناتا ہوں لہذا اس سلسلہ میں مجھے فتویٰ دیجئے۔ ابن عباسؓ نے کہا قریب آؤ۔ وہ آدمی آپ کے قریب ہوا تو فرمایا اور قریب آؤ، وہ آدمی اور قریب ہوا۔ یہاں تک کہ آپ نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا پھر کہا میں تم کو وہی بات بتاؤں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا ہونے سنا ہے کہ ہر تصویر بنانے والا جہنم میں جائے گا اور اس کی بنائی ہوئی ہر تصویر کے بدلے اسکے لئے ایک جان پیدا کی جائیگی جو اُسے جہنم میں عذاب دے گی۔ پھر کہا کہ اگر تمہیں تصویر بنانا ہی ہے تو درخت اور ایسی چیز کی بناؤ جس میں روح نہیں ہوتی (مسلم)

بخاری نے مذکورہ حدیث کے ٹکڑے ”اگر تمہیں تصویر بنانا ہی ہے“ کو اس سے ماقبل والی حدیث میں ذکر کیا ہے۔

④ امام ترمذی نے جامع الترمذی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں تصویر رکھنے اور تصویر بنانے سے منع فرمایا ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا۔

⑤ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں نے مکان کے ایک کونے پر پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے دیکھا تو پھاڑ دیا اور آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور آپ نے فرمایا اے عائشہ! جو لوگ اللہ کی تخلیق کی مشابہت کرتے ہیں انہیں قیامت کے دن سخت عذاب دیا جائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے اُسے کاٹ دیا اور اس کے ایک یا دو ٹکے بنائے۔ (مسلم شریف)

⑥ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے آئے میں نے گھر کے کونے پر پردہ لٹکا رکھا تھا۔ جس میں تصویریں تھیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے دیکھا تو اُسے پھاڑ ڈالا اور کہا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو دیا جائے گا جو تخلیق میں اللہ کی مشابہت کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ سن کر ہم نے اس سے ایک یا دو ٹکے بنائے۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ اور مسلم میں ”ہتک“ کے بعد ”و تلون و جہہ“ کے الفاظ زاد ہیں۔

⑩ حضرت عائشہ ہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھیں سفر

سے تشریف لائے اور میں نے ایک ایسا پردہ لگا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اُسے ہٹا دوں۔ میں نے اُسے ہٹا دیا۔ یہ بخاری کی روایت ہے اور مسلم میں یہ الفاظ ہیں: ”میں نے اپنے دروازے پر ایسا پردہ لگا رکھا تھا جس میں پر والے گھوڑوں کے نقوش بنے ہوئے تھے۔ آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے اُسے ہٹا دیا

⑪ اور قاسم بن محمد کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے ایسا تکیہ خریدا جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو دروازہ پر ہی کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں آئے۔

میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ناگواری دیکھی تو کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں اللہ کی بارگاہ میں اور اس کے رسول کی جناب میں توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا گناہ سرزد ہو گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے بس آپ کے لئے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس سے ٹیک لگائیں! اس پر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ان تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائیگا اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جن چیزوں کو پیدا کیا ہے انہیں زندہ کرو۔“

نیز آپ نے فرمایا ”وہ گھر جس میں تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ مسلم کی روایت میں یہ الفاظ نازل ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس پر میں نے اس کے دو چھوٹے گدے بنائے۔ پتا نچہ آپ گھر میں ان پر ٹیک لگایا کرتے تھے

(۱۲) اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتاب یا تصویر ہو۔ (متفق علیہ۔ الفاظ مسلم کے ہیں)

(۱۳) اور مسلم نے زید بن خالد سے نقل کیا ہے وہ ابو طلحہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتاب یا مجسمے ہوں۔

(۱۴) اور صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا ”بے شک ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتاب یا تصویر ہو۔“

⑤ اور امام مسلم نے حضرت عائشہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

⑥ اور مسلم نے ابو الہیاج السدی سے روایت کیا ہے کہ مجھ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ”کیا میں تمہیں اس کام پر مامور نہ کروں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مامور فرمایا تھا کہ میں کسی تصویر کو مٹانے بغیر اور کسی اونچی قبر کو زمین کے برابر کئے بغیر نہ چھوڑوں۔“

⑦ اور ابو داؤد نے جید سند سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر جبکہ آپ مکہ معظمہ میں تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ خانہ کعبہ جائیں اور اس میں موجود ہر تصویر کو مٹا دیں، پس جب تک خانہ کعبہ میں موجود تمام تصویریں مٹانہ دی گئیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں داخل نہیں ہوئے۔

⑧ اور ابو داؤد دیلمی نے اپنی مستند میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خانہ کعبہ پہنچا آپ نے وہاں تصویریں دیکھیں۔ تو ایک ڈول پانی منگوایا۔ میں پانی لے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان تصویروں کو مٹانے لگے اور کہا ”اللہ تعالیٰ ان

لوگوں کو ہلاک کرے جو ایسی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جنہیں پیدا نہیں کر سکتے۔“ حافظ ابن حجر نے کہا اس حدیث کی سند عمدہ ہے۔

(۱۹) اور عمر بن شبہ نے عبدالرحمن بن مہران کے واسطے سے ابن عباس کے مولیٰ عمیر سے روایت کی ہے اُسامہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غانۃ کعبہ میں داخل ہوئے اور مجھے حکم دیا کہ میں ایک ڈول پانی لے آؤں پھر آپ اس میں کپڑا بھگو کر اس سے تصویروں کو رگڑ رگڑ کر مٹانے لگے اور کہنے لگے ”اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہلاک کرے جو ان چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جنہیں پیدا نہیں کر سکتے۔“

(۲۰) اور امام بخاری نے اپنی صحیح میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کوئی ایسی چیز بغیر توڑے ہوئے نہیں چھوڑتے تھے جس میں صلیبیں ہوں اور کشمیری کی روایت میں ”تصایب“ کی بجائے ”تھاویر“ کا لفظ ہے۔ اور امام بخاری نے اس روایت پر یہ باب باندھا ہے۔

تصویروں کو توڑنے کا باب

(۲۱) اور صحیحین میں بسمر بن سعید کے واسطے سے زید بن خالد

سے روایت ہے۔ وہ ابو طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو“ بسر نے کہا پھر زید بیمار ہوئے تو ہم ان کی عیادت کو گئے تو ان کے دروازے پر ایسا پردہ لٹکا ہوا تھا جس پر تصویر تھی تو میں نے عبید اللہ الخولانی سے جنگل پرورش ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے کی تھی کہا کہ کیا ہمیں زید نے پہلے دن تصویروں کے بارے میں نہیں کہا تھا؟ عبید اللہ الخولانی نے کہا کہ تم لے انہیں یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا۔ ”سوئے پڑے میں بنے ہوئے نقش و نگار کے“ کیا تم نے اسے نہیں سنا، میں نے کہا نہیں تو انہوں نے کہا کہ ”ہاں انہوں نے یہ بات کہی تھی۔“

(۷۲) اور مسند احمد بن حنبل اور سنن نسائی میں عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ وہ ابو طلحہ انصاری کی عیادت کے لئے گئے تو وہاں سہیل بن صیف بھی موجود تھے ابو طلحہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ ان کے پیچھے سے چادر کو ہٹائے۔ سہیل نے اُس سے پوچھا کیوں ہٹواتے ہو؟ ابو طلحہ نے کہا اس لئے کہ اس میں تصویریں ہیں اور تصویروں کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ آپ کو معلوم ہی ہے۔ سہیل نے کہا کیا حضور نے یہ نہیں فرمایا تھا ”مگر کپڑوں میں بنے ہوئے نقش و نگار“ (مستثنیٰ ہیں) ابو طلحہ نے کہا ہاں۔ لیکن مجھے یہ زیادہ پسند

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو“ بسر نے کہا پھر زید بیمار ہوئے تو ہم ان کی عیادت کو گئے تو ان کے دروازے پر ایسا پردہ لٹکا ہوا تھا جس پر تصویر تھی تو میں نے عبید اللہ الخولانی سے جنگل پرورش ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے کی تھی کہا کہ کیا ہمیں زید نے پہلے دن تصویروں کے بارے میں نہیں کہا تھا؟ عبید اللہ الخولانی نے کہا کہ تم لے انہیں یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا۔ ”سوئے پڑے میں بنے ہوئے نقش و نگار کے“ کیا تم نے اسے نہیں سنا، میں نے کہا نہیں تو انہوں نے کہا کہ ”ہاں انہوں نے یہ بات کہی تھی۔“

اس حدیث کی سند حید ہے اسے امام ترمذی نے بھی روایت کیا ہے اور حسن صحیح کہا ہے۔

۲۳= اور ابو داؤد، ترمذی اور نسائی نے حید سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ میں گذشتہ شب آپ کے پاس آیا تھا لیکن مجھے اندر آنے میں یہ چیزیں مانع ہوئیں کہ دروازہ پر تصویریں تھیں اور گھر میں تصویر دار پردہ تھا نیز گھر کے اندر کتا تھا۔ لہذا آپ ان تصویروں کے سروں کو کاٹنے کا حکم دیں تاکہ وہ درخت کی مانند ہو جائیں اور پردہ کے بارے میں حکم دیں کہ وہ کاٹ دیا جائے، اور اس سے دو تکیے بنائے جائیں جو گھر میں یوں پڑے رہیں کہ روندے جائیں۔ اور کتے کے بارے میں حکم دیں کہ اسے گھر سے نکال دیا جائے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا، کتا حضرت حسن یا حسین کی چار پائی کے نیچے تھا تو آپ نے اسے باہر نکال دینے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ باہر نکال دیا گیا۔ یہ الفاظ ابو داؤد کے ہیں اور ترمذی میں بھی یوں نہیں ہے اور نسائی میں ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ نے کہا آجاؤ۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا۔ میں کس طرح

اندراستتا ہوں آپ کے گھر میں تصویر دار پر دے ہیں ؟
 لہذا یا تو آپ ان کے سروں کو کاٹ دیجئے یا فرش بنا لیجئے جو رویندا
 جائے کیونکہ ہم فرشتوں کی جماعت ایسے گھروں میں داخل نہیں ہوتے
 جن میں تصویریں ہوں۔

ذی روح کی تصاویر کی عمومی حیثیت

اس باب میں ہماری بیان کردہ حدیثوں کے علاوہ اور بہت
 ساری حدیثیں ہیں، ان احادیث اور ان جیسی دیگر حدیثوں میں ہر
 ذی روح کے تصویر کے حرام ہونیکل واضح دلیل موجود ہے۔ اور
 جانداروں کی تصویر کشی کے کبیرہ گناہ ہونے اور اس کی سزا میں جہنم
 کی وعید سنائی گئی ہے۔ یہ وعید عام ہے خواہ تصویر سایہ دار ہو یا
 غیر سایہ دار، اسی طرح خواہ تصویر دیوار پر بنائی گئی ہو یا پردہ پر،
 قمیص پر ہو یا آئینہ پر ہو یا کاغذ پر ہو یا اس کے علاوہ اور کسی چیز پر
 ہو، اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سایہ دار یا غیر سایہ دار تصویر میں
 کوئی تفریق نہیں کی ہے بلکہ مصوّر پر لعنت کی ہے اور فرمایا ہیکہ قیامت

کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب مصوٰروں کو ہوگا۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ ہر مصوٰر جہنم میں جائے گا۔ پس آپ نے بغیر کسی استثناء کے ”مصوٰر“ کا لفظ مطلق بیان کیا ہے۔ نیز تصاویر کی عمومی حرمت کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کے پاس تصویروں والا پردہ دیکھا تو اسے پھاڑ دیا اور آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور فرمایا ”قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی تخلیق کی مشابہت کرتے ہیں“ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے پردہ کو دیکھ کر فرمایا۔ ”بے شک ان تصویروں کے بنانے والے قیامت کے دن عذاب دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ جنہیں تم نے پیدا کیا ہے انہیں زندہ کرو“ پس یہ اور اسی جیسے الفاظ مصوٰر کے جہنم میں داخل کئے جائیگی صراحت کرتے ہیں۔ خواہ تصویریں پردہ پر بنائی جائیں یا اور کسی چیز پر۔

”الارقمٰنی ثوب“ سے کیا مراد ہے۔

ربا ابو طلحہ اور سہل بن حنیف والی روایت میں آپ کا یہ فرمان ”الارقمٰنی ثوب“ یعنی کپڑوں کے نقش و نگار (مستثنیٰ ہیں) تو یہ

ان تصویروں سے مستثنیٰ ہیں جن تصویروں کی بنا پر فرشتے گھروں میں داخل نہیں ہوتے اور یہ بات سیاق حدیث سے واضح ہوتی ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ جب کپڑے نقش و نگار والے ہوں اور وہ زمین پر پھیلے اور روندے جاتے ہوں جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گزری ہوئی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے اس پردہ کو کاٹ دیا اور اس کے ایک یا دو ٹکے بنائے۔ اسی طرح حدیث ابو ہریرۃ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے یہ فرمانے سے کہ آپ گھر میں موجود تصویر کے بارے میں حکم دیں کہ اس کا سر کاٹ دیا جائے تاکہ وہ درخت کی مانند ہو جائے۔ اور پردہ کے بارے میں حکم دیجئے کہ اس کاٹ کر دو ٹکے بنا دیئے جائیں جو روندے جائیں۔ لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا۔

پس اس استثناء کا اطلاق کسی طرح دروازہ یا دیوار یا کسی چیز پر لگا یا پھیلے ہوئے کپڑوں کی تصویروں پر نہیں ہوتا کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث میں تصویروں والے پردہ کے ٹہا دینے یا اسے پھاڑ دینے کی صراحت کرتی ہیں۔ یہ حدیثیں پہلے گزر چکی ہیں۔

اور حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ والی حدیث صراحت کرتی ہے کہ اس طرح کے پردوں کی وجہ سے فرشتے وہاں داخل نہیں ہوتے۔ یہاں تک کہ وہ

زمین پر بچھا دیئے جائیں یا ان تصویروں کے سر اس طرح کاٹ دیئے جائیں کہ وہ درخت کی مانند ہو جائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں آپس میں ایک دوسرے کے متناقض نہیں ہوتیں بلکہ ایک دوسرے کی تہدیق کرتی ہیں۔ اور یہاں ان حدیثوں کے درمیان جمع کرنے کا زیادہ امکان ہے۔ کیونکہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اور مسلک ”قرجیح والنسخ“ علم اصول اور اصطلاح حدیث میں مقرر کردہ قواعد کی بنا پر مقدم ہے۔ اور یہاں ان احادیث کے درمیان جمع کرنا ہی مناسب ہے جیسے کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ فالحملا۔

حافظ ابن حبی عسقلانی نے فتح الباری میں میری بیان کردہ حدیثوں میں جمع کرنے کو ترجیح دی ہے اور کہا ہے کہ علامہ خطابی نے کہا ہے کہ وہ تصویر جس کے گھر میں موجود ہونیکی وجہ سے فرشتے گھر میں داخل نہیں ہوتے ایسی تصویر ہے جس کا گھر میں رکھنا حرام ہے اور ایسی چیز کی تصویر جس میں روح ہوتی ہے اور اس کا سر کٹا ہوا نہ ہو یا تور وندی نہ جاتی ہو۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ مصور کو عذاب دیئے جانے کی وجہ یہ ہے کہ مصور ایسی تصویریں بناتے ہیں جنکی لوگ اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہیں اور اس نے بھی کہ انہیں دیکھنے پر لوگ فتنہ میں پڑ جاتے اور بعض ان کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

امام نووی کا قول

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم میں ”ایسے جاندار کی تصویر بنانے کی حرمت جو فرش وغیرہ پر روندی نہ جائے اس لئے کہ اللہ علیہم السلام ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتے ہوں“ نامی باب باندھ کر لکھا ہے۔

ہمارے اصحاب اور دیگر علماء نے کہا ہے کہ ایسی تصویر بنانا یا کھنا جو جاندار کی ہو سخت حرام ہے اور یہ کبیرہ گناہ ہے اور اس پر سخت وعید بھی سنائی گئی ہے جیسے کہ صحیح احادیث میں ذکر ہو چکا ہے۔ ایسی تصویر کا بنانا یا رکھنا جس میں اللہ کی مخلوق سے مشابہت ہو۔ ہر حال میں حرام ہے۔ خواہ وہ کپڑے میں ہو یا چادر پر ہو یا درہم و دینار پر ہو یا پیسے میں ہو یا برتنوں میں ہو یا دیوار پر ہو یا اس کے علاوہ اور کسی چیز پر ہو۔ رہی درخت کی اونٹ کے لجاوے وغیرہ کی تصویر تو ایسی تصویریں ان تصاویر کے حکم میں نہیں ہیں جن میں جان ہوتی ہے۔ لہذا ایسی تصویر کا رکھنا یا بنانا جائز ہے۔

یہ نفس تصویر کا حکم ہے لیکن ایسی تصاویر جو ذی روح کی ہوں اگر دیوار پر لگی ہوئی یا پہنے ہوئے کپڑوں میں ہوں یا عمامہ پر ہوں یا اسی طرح کی کسی اور چیز پر ہوں جو روندی نہ جاتی ہوں تو وہ حرام ہیں اور اگر زمین پر یوں بچھائی ہوئی ہوں جو تہہ کی جاتی ہوں یا جو سر ہانے سے رکھی جاتی ہوں یا تیکہ پر ہوں یا ان جیسی کسی دوسری چیز پر ہوں جو روندی جاتی ہو تو وہ حرام نہیں ہیں۔ اور ان صورتوں میں تصویر کے سایہ دار ہوتے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اس مسئلہ میں یہ ہمارے مذہب کا خلاصہ ہے۔ اور ایسے ہی جمہور علماء صحابہ و تابعین اور ان کے بعد والوں کا قول ہے۔ اور یہی توری، مالک اور ابو حنیفہ وغیرہ ائمہ رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

بعض سلف کہتے ہیں کہ ایسی تصویر ممنوع ہے جو سایہ دار (جسمہ) ہو، لیکن جو سایہ دار نہ ہو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن یہ مذہب باطل ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر وہ پرنکیر کی تھی جس میں تصویر تھی اور کوئی آدمی اس بات میں شک نہیں کرے گا کہ وہ قابل مذمت تھی اور اسکی تصویر سایہ دار نہ تھی۔ علاوہ ازیں جاندار کی تصویر کی حرمت کی دیگر بہت سی حدیثیں موجود ہیں۔“

حافظ ابن حجر عسقلانی نے امام نووی رحمہ اللہ کے کلام کا خلاصہ بیان کرتے

کے بعد لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ سایہ دار اور غیر سایہ دار تصویر کی عمومی حرمت کی دلیل وہ روایت ہے جسے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم میں سے کون ہے جو مدینہ جا کر کسی بت کو توڑے بغیر اور کسی تصویر کو مٹائے بغیر نہ چھوڑے گا یعنی اسے نیست و نابود کر دے؟“

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں ”جو ان کاموں میں سے کسی کام کا اعادہ کریگا اس کا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ شریعت سے کفر کیا۔“

میں کہتا ہوں جو کوئی ان گزری ہوئی حدیثوں پر غور کرے گا اس پر ان تصویروں کی عمومی حرمت واضح ہو جائیگی اور سایہ دار اور غیر سایہ دار تصویر میں فرق کا نہ ہوتا اس پر کھل جائیگا کہ اسکی وضاحت گند چکی ہے۔ اگر کہا جائے کہ زید بن خالد عن ابی نعیم والی حدیث میں یہ بیان گزر چکا ہے کہ بسر بن سعید زوزید کی روایت کے نقل کرنے والے ہیں) نے کہا پھر زید بیمار ہوئے تو ہم نے ان کی عیادت کی، ان کے دروازہ پر با تصویر پر وہ پڑا ہوا تھا، لہذا یہ حدیث بظاہر اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ زید ایسے پردوں کے ٹکڑے کو جائز سمجھتے تھے جس میں تصویر بنی ہوئی ہو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ والی گزری ہوئی حدیث اور اس کے علاوہ اسی جیسی دیگر حدیثیں تصویر دار پردوں کے ٹکڑے کی حرمت پر

دلائل کرتی اور انہیں بھاڑ دینے کو ضروری قرار دیتی ہیں۔

نیز یہ کہ وہ فرشتوں کے گھر میں داخل ہونے سے مانع ہوتی ہیں، اور جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں صحت کو پہنچ جائیں تو کسی شخص کے قول کے بنار پر ان احادیث کو رد کر دینا جائز نہیں خواہ کوئی ہو بلکہ ایک مومن کے لئے پیغمبر کی حدیثوں کی اتباع کرنا اور ان پر مضبوطی سے عمل پیرا رہنا اور اس کے خلاف کو ترک کرنا ضروری ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (سورہ النحر)۔ (یعنی پیغمبر تمہیں جس کام کا حکم دیں اسے بجالاؤ اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو) اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَإِنْ تُطِيعُوا تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِين (النور: ۵۴) ایسے پیغمبر! کہدو کہ تم اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، پھر اگر وہ منہ پھیر لیں تو رسول کے ذمہ وہ ہے جسکی ذمہ داری انہیں سوچنی گئی ہے اور تمہارے ذمہ وہ ہے جسکی ذمہ داری تمہیں سوچنی گئی ہے۔ اور اگر تم رسول کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پر رہو گے اور رسول کے ذمہ شخص واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔

پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لئے ہدایت کی ضمانت دی ہے جو رسول کی فرمانبرداری کرے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”فلیحذروا الذین یخالفون عن امری ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم“ (النور: ۶۴)

”پس ڈرنا چاہیے ان لوگوں کو جو رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ کہیں وہ کسی فتنہ یا دردناک عذاب میں نہ مبتلا ہو جائیں“ اور شاید زیدؓ کا قصہ کو مذکورہ پردہ کی تصویر کا علم نہ تھا۔ یا انہوں نے اسے اس وجہ سے جان کر سمجھا کہ انہیں وہ احادیث نہیں پہنچی تھیں جن میں تصویر دار پردہ کے ٹسکانے کی حرمت بیان ہوئی ہے۔ اس لئے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ”الادقہانی ثوب“ (مگر کپڑے کے نقش و نگار مستثنیٰ ہیں) کو اس کے ظاہری معنی پر محمول کیا۔ لہذا وہ اپنے عدم علم کی بنا پر معذور ہیں۔ لیکن جو لوگ تصویر والے پردوں کے ٹسکانے کی حرمت سے متعلق صحیح احادیث سے واقف ہیں ان کے لئے ان احادیث کی مخالفت کا عذر باقی نہیں رہتا۔ اور جب کوئی آدمی صحیح اور صریح احادیث کی اپنی خواہش نفس یا کسی انسان کی تقلید کی بنا پر مخالفت کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا مستحق ہو جاتا ہے اور اس پر اس بات کا خوف ہے کہ اس کا دل ٹیڑھا ہو جائے یا اسے کوئی فتنہ لاحق ہو جائے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات سے اپنے قول ”فلما زاعقوا ازاع اللہ قلوبہم [الصف: ۵۰] (جب وہ ٹیڑھے ہو گئے تو اللہ نے

ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا اور اپنے فرمان ”فاعقبہم نفاقاً فی قلوبہم [التوبہ: ۱۰۱] (پس اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں نفاق ڈال دیا) میں تنبیہ کی ہے۔ اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں اس بات کی دلیل گزر چکی ہے کہ جب تصویر کا سر کاٹ دیا جائے تو اس کا گھر میں رکھنا جائز ہے۔ اس لئے کہ اس حال میں وہ درخت کی مانند ہو جائیگی اور اس میں اس بات کی دلیل ہیکہ درخت اور اسکے مانند درختوں کی تصویریں جن میں روح نہیں ہوتی جائز ہیں جیسے کہ اسکی صراحت شیخین کی ابن عباس والی روایت میں گزر چکی ہے۔

حدیث مذکور یہ استدلال بھی کیا جاسکتا ہے کہ اگر سر کے علاوہ جاندار کی تصویر کا کوئی حصہ مثلاً آدھا نچلا دھڑ وغیرہ کاٹا جائے تو یہ کافی نہ ہوگا اور نہ ایسی تصویر کا استعمال جائز ہوگا۔ نہ اسکی وجہ سے فرشتوں کا گھر میں داخل ہوسکے گا۔ اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی تصویروں کے پھاڑ دینے اور مٹانے کا حکم دیا تھا۔ اور آخر میں آپ نے یہ فرمایا تھا کہ اسکی وجہ سے فرشتے گھر میں داخل نہیں ہوتے الا یہ کہ ایسی تصویریں روندی جائیں یا ان کے سر کاٹ دیئے جائیں۔ پس جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ ان دونوں احکام پر عمل نہ کرنے کے باوجود جاندار کی تصویریں گھر میں رکھی جاسکتی ہیں اسے کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دلیل پیش کرنا چاہیے

اور یہ اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ تصویر کا سر چپ کاٹ دیا جاتا ہے تو اس کا باقی حصہ درخت کی مانند ہو جاتا ہے اور یہ با اس پر دلالت کرتی ہے کہ سر کٹی ہوئی تصویروں کا رکھنا ان کے جانداروں کی صورتوں سے تبدیل ہو کر جمادات سے مشابہ ہونے کی وجہ سے جائز ہے۔ لیکن اگر تصویر کا پچلا حصہ کاٹ دیا جائے اور اس کے سر کو باقی رکھا جائے تو ایسی تصویر کا رکھنا جائز نہیں ہوگا۔ چہرہ کے باقی رہنے کی وجہ سے۔ کیونکہ چہرہ میں جاندار کی ایسی علامت پائی جاتی ہے جو بقیہ بدن کی تصویر میں نہیں پاتی۔

لہذا چہرہ والی تصویر کو غیر چہرہ والی تصویر پر قیاس کرنا کسی ہوشمند انسان کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ اس بات کو ہر وہ انسان سمجھ سکتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول کا منشاء سمجھتا ہے۔ لہذا ایک طالب حق پر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جاندار کے چہرہ اور اس سے ملحقہ عضو کی تصویر حرام اور منع ہے اس لئے کہ گزری ہوئی صحیح حدیثیں انہی عمومی حرمت کو بیان کرتی ہیں اور کسی کے لئے جائز نہیں کہ شارع نے جس کو حرمت سے مستثنیٰ نہیں کیا ہے اسے مستثنیٰ کرے۔

اس معاملہ میں جسد والی اور غیر جسد والی تصویر میں کوئی فرق نہیں خواہ وہ کسی پردہ رسوا کاڑھی گئی ہو یا کاغذ پر ہوتا اور کسی نہ ہو۔ اسی طرح

عام آدمیوں کی تصویروں اور دیگر جانداروں کی تصویروں میں فرق نہیں ہے۔ نہ ہی بادشاہوں اور علماء وغیرہ کی تصویروں میں فرق ہے بلکہ بادشاہوں اور علماء یا دیگر ایسے افراد کی تصویریں جن کی تعظیم کی جاتی ہے۔ حرمت میں کہیں بڑھ چکی ہیں کیونکہ ان کی وجہ سے عظیم فتنہ پیدا ہوتا ہے اور ان کی تصویروں کو لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ نصب کرنا اور ان کی تعظیم کرنا شرک اور اللہ کو چھوڑ کر صاحبِ تصاویر افراد کی پرستش کے رائج کرنے کا بڑا ذریعہ ہے جیسے کہ قوم نوح کے ساتھ واقع ہو چکا ہے اور خطابی کے کلام میں اس کی جانب اشارہ گزر چکا ہے۔

زمانہ جاہلیت میں تصویریں کثرت سے پائی جاتی تھیں جنکی لوگ تعظیم کرتے اور اللہ کو چھوڑ کر ان کی پرستش کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو آپ نے جن کو توڑ دیا اور تصویروں کو مٹا دیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھوں شرک اور اس کے ذرائع کو مٹا دیا۔ پس جو کوئی جاندار کی تصویر بنائے یا اسے نصب کرے یا اسکی تعظیم کرے اس نے کفار کی مشابہت اختیار کی ان کاموں میں جو وہ کیا کرتے تھے اور لوگوں کے لئے شرک اور اسکے ذرائع کا دروازہ کھول دیا اور جو کوئی تصویر بنانے کا حکم دے یا اس سے راضی ہو تو اس کا گناہ بھی تصویر بنانے والے کے گناہ کی مانند ہے اور وہ بھی اسی وعید کا

مستحق ہے اس لئے کہ کتاب و سنت اور اہل علم کے کلام سے ثابت ہے کہ کسی گناہ کا حکم دینا بھی ویسے ہی حرام ہے جیسے کہ اس کام کا کرنا حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”واذا رأیت الذین یخوضون فی آیاتنا

فاعدض عنہم حتی یخوضوا فی حدیث غیورہ“ [الانعام: ۶۸] اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیتوں کا مذاق اڑاتے ہیں تو آپ ان سے منہ موڑ لیجئے یہاں تک کہ وہ باز آجائیں ورنہ آپ بھی انہیں کی مانند ہو جائیں گے۔“

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو کوئی کسی غلط کام کو دیکھے اور اس کے کرنے والوں سے ناراضگی کا اظہار نہ کرے وہ بھی ان غلط کام کرنے والوں کی مانند ہے۔

لہذا جب کسی فعل منکر پر نکیر کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود اس سے خاموشی بہتنے والا یا وہاں سے نہ ہٹنے والا۔ اس گناہ کے کرنے والوں کی مانند ہے تو کسی منکر کا حکم دینے والا یا اس سے راضی رہنے والا خاموشی بہتنے والے سے کہیں بڑھکر خرم اور بدتر ہے اور اس گناہ کے کرنے والوں کی مانند ہونے کا زیادہ مستحق ہے۔ اس سلسلہ میں بکثرت دلائل موجود ہیں جو ڈھونڈھنے والے کو مل جائیں گے۔

اس جواب میں ہم نے جو احادیث اور اہل علم کا کلام ذکر کیا ہے وہ مثلاً

حق کے لئے اس بات کے جاننے کے لئے کافی ہیں کہ لوگوں کا جانداروں کی تصویر کو کتابوں، رسالوں، مجلوں وغیرہ میں کثرت سے شائع کرنا کھلا گناہ کا کام اور معصیت ہے جس سے اپنے آپ کو اور اپنے بھائیوں کو بچانا اور بچھلی غلطی سے توبہ کرنا ہر انسان کے لئے ضروری ہے۔

اسی طرح گذرے ہوئے دلائل سے اُس پر یہ بات بھی ظاہر ہو جائیگی کہ ایسی تصویروں کا اپنی اصل حالت پر باقی رکھنا جائز نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ ان کے سروں کو کاٹ دیا جائے یا انہیں مٹا دیا جائے بشرطیکہ وہ کسی فرش یا ایسی چیز پر نہ ہوں جسے تہہ کیا جاتا یا رونداجاتا ہو جیسے کہ حضرت عائشہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی احادیث میں اس بات کی دلیل گذر چکی ہے۔

کھلونوں کا مسئلہ

رہا ذی روح کی شکل کے کھلونوں کا معاملہ تو چھوٹی بچیوں کے لئے اسکے استعمال کے جواز و عدم جواز میں علماء کا اختلاف ہے۔ صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں اپنی سہیلیوں کیساتھ گڑیوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کھیل کرتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جب گھر میں داخل ہوتے تو وہ آپ سے شرما تی تھیں اور آپ انہیں میرے ساتھ کھینے کے لئے بھیج دیتے تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے بچہوں کے کھینے کیلئے گڑیوں کے رکھنے کے جواز کو ثابت کیا گیا ہے اور یہ تصویروں کے گھروں میں رکھنے کی عمومی ممانعت سے مستثنیٰ ہے۔ اور قاضی عیاض نے اسے اختیار کیا ہے اور جہور کا قول بتایا ہے۔ نیز جہور نے گڑیوں کی خرید و فروخت کو چھوٹی بچہوں کی خانگی تربیت کے لحاظ سے جائز بتایا ہے لیکن بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ ابن بطال اسی کے قائل ہیں اور ابن ابی زید سے مروی ہے کہ امام مالک مکروہ سمجھتے تھے۔ کہ آدمی اپنی بچی کیلئے گڑیاں خریدے۔ چنانچہ داودی نے اس روایت کے منسوخ ہونے کو ترجیح دی ہے۔ ابن حبان نے اپنی کتاب میں باب باندھا ہے۔

چھوٹی بچیوں کیلئے گڑیوں سے کھینے کا جواز

اور امام نسائی نے اس طرح باب باندھا ہے۔
 ”آدمی کا اپنی بیوی کیلئے گڑیوں سے کھینے کو جائز رکھنا“

اور چھوٹی“ کی قید نہیں لگائی لیکن یہ غسل نظر ہے۔

امام سیہتی نے ان حدیثوں کے نقل کرنے کے بعد فرمایا ”تصویروں کے رکھنے اور بنانے کی ممانعت ثابت ہے چنانچہ حضرت عائشہ کیلئے رخصت کو اس بات پر غمبول کیا گیا ہے کہ یہ تصویروں کے حرام ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ ابن الجوزی نے اسکو اختیار کیا ہے۔ اور ابو داؤد اور نسائی نے دو سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک یا غزوہ خیبر سے تشریف لائے اسکے بعد انہوں نے حضور کے دروازہ پر موجود باتصویر پر وہ کے پھاڑ دینے والی حدیث کا ذکر کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضور نے ایک کوٹنے سے پردہ ہٹایا جس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیاں ڈھکی ہوئی تھیں اس پر آپ نے پوچھا۔ ائے عائشہ! یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ میری گڑیاں ہیں۔ آپ نے ان میں ایک بندھے ہوئے پردے گھوڑے کو دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے کہا یہ گھوڑا ہے۔ آپ نے سوال کیا گھوڑا اور اسکے پرہ میں نے کہا۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پروں والا گھوڑا تھا؟ اس پر آپ ہنس پڑے۔

امام خطابی نے کہا اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گڑیوں سے کھیلنا ان تصویروں سے کھیلنے کی طرح نہیں ہے جن کے متعلق وعید آئی ہے اور حضرت عائشہ

کے لئے رخصت اس وجہ سے تھی کہ وہ اس وقت نابالغ تھیں۔

میں کہتا ہوں یہ قول محل نظر ہے لیکن اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا غزوہ خیبر کے وقت چودہ سال یا اس سے کچھ زیادہ عمر کی تھیں۔ یا اس عمر کے قریب پہنچ گئی تھیں اور غزوہ تبوک کے وقت تو پوری طرح بالغ ہو چکی تھیں۔ لہذا خیبر والی روایت کو ترجیح حاصل ہے۔ اس طرح خطابی کے قول میں جمع کرنا اس میں تعارض پیدا کرنے سے بہتر ہے اور یہی حافظ ابن حجر کے کلام کا مقصد ہے۔ پس احتیاط اسی میں ہے کہ جانداروں کی صورت والے کھلونوں کو استعمال نہ کیا جائے کیونکہ ان کے جائز ہونے میں شک ہے اس بات کے احتمال کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے جانداروں کی صورت والی گڑیوں کو جائز رکھنا ان کی حرمت نازل ہونے سے قبل کا واقعہ ہے۔

پس یہ حکم ان احادیث سے منسوخ ہے جن میں تصویروں کے پوری طرح مٹا دینے کا حکم آیا ہے۔ سوائے ان تصویروں کے جن کے سر کاٹ دیئے گئے ہوں یا پیروں تلے روندی جاتی ہوں جیسے کہ امام بیہقی اور ابن الجوزی کی رائے ہے اور ابن بطلال کا بھی یہی قول ہے اور اس بات کا احتمال ہے کہ یہ ممانعت عادت ڈالنے کی غرض سے مخصوص ہے جیسے کہ جمہور علماء کا قول ہے نیز اس لئے بھی گڑیوں سے کھیلنے میں تصویروں کو ایک طرح سے روندنا

جاتا ہے اور اس احتمال کے باوجود اور اسکے جائز ہونے کے مشکوک ہونے کی بنا پر اسے ترک کر دینا ہی بہتر ہے اور غیر ذی روح والی گڑیوں کیساتھ مشق کرنا بہتر ہے تاکہ غصموں کا وجود ہی باقی نہ رہے اور حضور ﷺ علیہ وسلم کے اس فرمان پر بھی عمل ہو جائے کہ (دع ما یروی عنک الی ما لا یریبک) جس چیز میں تمہیں شک ہے اسے چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے لے لو اسی طرح صحیحین والی حضرت نعمان بن بشیر والی مرفوع روایت پر بھی عمل ہو جائے کہ الحلال بئین والحرام بئین فیہا امور مشتبہات لا یعلمہا کثیر من الناس فمن اتقى الشبهات فقد استبرأ لدينه وعرضه ومن وقع فی الشبهات وقع فی الحرام کالراعی یرعی حول الحمی یوشک ان یقع فیہ "حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان شبہ والی چیزیں ہیں جنہیں اکثر لوگ نہیں جانتے۔ تو جو کوئی مشتبہ چیزوں سے بچ جائے اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا اور جو مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہو گیا وہ حرام میں پڑ جائے گا اس چرواہے کی مانند جو چراگاہ کے آس پاس اپنے جانوروں کو چراتا ہے جس میں اس بات کا اندیشہ ہے کہ کہیں وہ چراگاہ میں داخل نہ ہو جائیں۔ واللہ اعلم

وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وسلم